وَاعِظُ الجُمُعَہ

اسلامی نظامِ حکومت

اور

اس کے فوائد و ثمرات

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

اسلامی نظامِ حکومت اور اس کے فوائد و ثمرات

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

اسلامی نظامِ حکومت اور اس کے فوائد و ثمرات

الحمد لله ربّ العالمین، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلین، وعلى آلہِ وصحبہِ أجمعین، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجیم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحیم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلہِ وصَحبہِ أجمعين.

اسلامی نظامِ حکومت سے کیا مراد ہے؟

برادرانِ اسلام! اسلامی نظامِ حکومت سے مراد حکمرانی کا وہ تصوّر ہے، جس میں ایک مملکت اپنے تمام شہریوں کی جان، مال، عزّت وآبرُو کی حفاظت اور فلاح وبہبود کے لیے، نہ صرف عملی اِقدام کرتی ہے، بلکہ اس کی مکمل ذمہ داری بھی اٹھاتی ہے، اپنے تمام شہریوں کے ساتھ مُساوی سُلوک برتتی ہے، ان کے حقوق کا یکساں خیال رکھتی ہے، اور ان کے ما بین لسانی، مذہبی یا اقتصادی ومُعاشرتی بنیادوں پر امتیاز نہیں کرتی۔

الحمد للہ ہماری خوش قسمتی ہے! کہ خالقِ کائنات عزّ وجلّ نے دینِ اسلام کی صورت میں ہمیں ایک ایسا مکمل اور قابلِ عمل نظامِ حیات عطا فرمایا، جس کے ذریعے مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے مثالی طرزِ حکمرانی کی بنیاد ڈالی، اور اپنے عدل

وانصاف، اُخوّت ومُساوات، اور فلاح وبہبود پر مشتمل اِقدامات کے ذریعے "ریاستِ مدینہ" جیسی عظیم اسلامی وفلاحی ریاست کے قیام کے لیے راہ ہموار فرمائی۔

خلفائے راشدین بھی اپنے اپنے اَدوارِ خلافت میں نبئ کریم ﷺ کے نقشِ قدم کی پیروی کرتے ہوئے اسی پالیسی پر عمل پیرا رہے، اور پھر چند ہی سالوں میں دیکھتے ہی دیکھتے، اسلامی نظامِ حکومت کا دائرۂ کار وسیع تر ہو کر دنیا بھر میں پھیلتا چلا گیا، یہی وجہ ہے کہ مسلم حکمرانوں کے مذہبی امتیاز سے بالاتر حُسنِ سُلوک کو دیکھ کر، دُکھ درد کے مارے اور مصیبت کے ستائے ہوئے لوگوں نے، اپنی تمام امیدیں دینِ اسلام سے وابستہ کرلی ہیں!۔

آج سے چودہ سو سال قبل اسلامی نظامِ حکومت کے تحت خلفائے راشدین، بالخصوص خلیفۂ ثانی امیر المؤمنین سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دنیا بھر میں پہلی بار یتیموں، مسکینوں، بیواؤں اور بزرگ شہریوں کی داد رسی، اور فلاح وبہبود کے لیے بیت المال قائم کیا، ظلم وستم کے خاتمے کے لیے عدالتیں بنائیں، ان میں میرٹ پر قاضی (جج) تعینات کیے، پانی کی فراہمی کے لیے نہریں کھدوائیں، مسافروں کی سہولت کے لیے مسافر خانے، لا وارِث بچوں کی پروَرِش کے لیے وظائف مقرّر کیے، اور علم کے فروغ کے لیے مدارس قائم کیے[1]۔

---

(١) "فُتوح البُلدان" صـ٢٤٩-٤١٦ ملتقطاً. و"تاريخ الخلفاء" الخليفة الثاني: عمر بن الخطّاب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، صـ١١٠ ملخّصاً.

عزیزانِ محترم! آج بھی ہمارے مسلم حکمرانوں کو چاہیے، کہ رسولِ اکرم ﷺ اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اَخلاقی کردار اور مثالی طرزِ حکمرانی کو اپنا رول ماڈل (Role Model) بنائیں، ان کی پیروی کریں؛ تاکہ ہمارے اندر بھی رحمت، شفقت، برداشت، احسان، اِیثار، عدل وانصاف اور مُساوات جیسی خوبیاں پیدا ہو سکیں؛ کیونکہ یہی وہ خوبیاں ہیں جن کی برکت سے ریاستِ مدینہ امن، محبت اور برداشت کا گہوارہ بنی، اور ریاست کے ہر شہری کو، بلاتفریقِ مذہب عدل وانصاف کی فراہمی ممکن ہوئی!۔

اسلامی نظامِ حکومت کا بنیادی اُصول

حضراتِ گرامی قدر! اللہ رب العالمین ہمارا خالق ومالک اور قادرِ مطلق ہے، اس کائنات پر اصل حاکمیت اُسی کی ہے، ساری دنیا بشمول اپنے تمام حکمرانوں کے اسی کی حاکمیت کے تابع ہے، اسلامی نظامِ حکومت کا یہ وہ بنیادی اصول ہے جس میں کسی قسم کے اختلاف کی کوئی گنجائش موجود نہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ﴾[1] "حکم نہیں مگر اللہ کا"۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾[2] "اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے"۔

دنیا کا کوئی بھی حکمران اللہ کی منشا ومرضی کے بغیر مَسندِ اقتدار پر براجمان نہیں ہوسکتا، ارشاد فرماتا ہے: ﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ

---

(١) پ ٧، الأنعام: ٥٧.
(٢) پ ٤، آل عمران: ١٨٩.

﴿وَ تَنۡزِعُ الۡمُلۡكَ مِمَّنۡ تَشَآءُ﴾[1] "یوں عرض کر، کہ اے اللہ، مُلک کے مالک! تو جسے چاہے سلطنت دے، اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے"۔

حضراتِ گرامی قدر! یہ تمام آیاتِ کریمہ اس اَمر پر واضح دلیل ہیں، کہ اس کائنات میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو حاکمیت کا حق نہیں، جبکہ اِلحادی فکر کی کارستانیوں کے نتیجے میں جنم لینے والی، نام نہاد جُمہوریت میں حاکمیت کا یہ حق عوام کے لیے تسلیم کیا جاتا ہے۔

حاکمیت کا معنی

حضراتِ محترم! حاکمیت کا معنی یہ ہے، کہ کسی دوسرے کا پابند ہوئے بغیر حکم جاری کرنا، اور فیصلے کا کُلّی اختیار اپنے پاس رکھنا، اور یہ اللہ ربّ العزّت کے سوا کسی کو حاصل نہیں، اگر کوئی شخص اس معنی میں کسی اَور کی حاکمیت کا قائل ہو، تو وہ مشرِک ومرتَد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے، لہٰذا اللہ جَلَّ جَلالُہٗ کی حاکمیت کا صحیح اور واضح مفہوم یہ ہے، کہ خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے وحی کے ذریعے جو ہدایات، بنی نَوعِ انسان تک پہنچائی ہیں، وہ اسلامی نظامِ حکومت کا اوّلین ماخذ اور اس کی ترجیحات میں ہونی چاہئیں۔

نفاذِ شریعت... اسلامی نظامِ حکومت کی اوّلین ترجیح

عزیزانِ مَن! آج دنیا کا ہر سیکولر (Secular) حکمران اپنی عوام کو یہ سبز باغ دکھاتا نظر آتا ہے، کہ وہ انہیں زیادہ سے زیادہ خوشی فراہم کرے گا، ان کے بنیادی حقوق کا تحفّظ کرے گا، ان کے لیے مفت علاج مُعالجے اور تعلیم کا بندوبست کرے گا،

---

(۱) پ ۳، آل عمران: ۲٦.

ان کے لیے روزگار کے زیادہ سے زیادہ مَواقع فراہم کرے گا...وغیرہ وغیرہ۔ ان حکمرانوں میں سے کوئی بھی یہ نہیں کہتا، کہ ہم اپنی عوام کی دینی واَخلاقی تربیت کریں گے، نیکی کو فروغ دیں گے، برائی سے منع کریں گے، بے حیائی اور برے کاموں پر پابندی لگائیں گے، یہ باتیں دنیا بھر میں کسی بھی سیکولر جُمہوریت (Secular Democracy) کے پروَرْدَہ نظامِ حکومت یا سیاسی جماعت کے منشور میں نہیں، جبکہ اس کے برعکس اسلامی نظامِ حکومت کی ترجیح ومعیار صرف نفاذِ شریعت ہے۔

اسلامی نظامِ حکومت کی ترجیحات کو اللہ ربّ العزّت نے قرآنِ پاک میں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ﴾(۱) "وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں زمین میں قابو دیں، تو وہ نماز قائم رکھیں، اور زکاۃ دیں، اور بھلائی کا حکم کریں، اور برائی سے روکیں!"۔

رِعایا کے حقوق کی پاسداری

عزیزانِ محترم! اسلامی نظامِ حکومت کے تحت، مسلم حکمران کو اس بات کا بھی پابند کیا گیا ہے، کہ وہ اپنی رِعایا کے حقوق کی مکمل پاسداری کرے، ان کے ساتھ عدل وانصاف کا مُعاملہ کرے، ان کی ضروریات کا خیال رکھے، اور حکومتی اُمور میں مصروفیت کے باعث ان کے حقوق پامال نہ کرے، جو شخص اپنی رِعایا کے حقوق پامال کرے گا، اور ان کے ساتھ عدل وانصاف کا مُعاملہ نہیں کرے گا، اللہ رب

---

(۱) پ ۱۷، الحج: ٤١.

العزّت اس پر جنّت حرام فرما دے گا، تاجدارِ رسالت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَا يَسْتَرْعِي اللهُ عَبْداً رَعِيَّةً، يَمُوتُ حِينَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهَا، إِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ»[1] "اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو رِعایا کا نگران بناتا ہے، اور وہ اس حال میں مرے کہ اپنی رِعایا کے حقوق پامال کرتا ہو، تو اللہ تعالیٰ اُس پر جنّت حرام فرما دیتا ہے"۔

غیر مسلم رِعایا کے ساتھ بھی اچھا برتاؤ کرنے کا حکم

حضراتِ گرامی قدر! اسلامی نظامِ حکومت کے تحت مسلم حکمران کو، صرف مسلمان رِعایا ہی کی جان، مال، عزّت وآبرُو کے تحفّظ کا حکم نہیں دیا گیا، بلکہ غیر مسلم رِعایا کے ساتھ بھی اچھا برتاؤ کرنے، اور عدل وانصاف سے کام لینے کا حکم دیا گیا ہے، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ لَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْۤا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ﴾[2] "اللہ تعالیٰ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دِین میں نہ لڑے، اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا، کہ ان کے ساتھ احسان کرو، اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو، یقیناً انصاف والے اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں"۔

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الإيمان، ر: ٣٦٤، صـ٧٣.

(٢) پ٢٨، الممتحنة: ٨.

اسی طرح مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے غیر مسلم رِعایا کے حقوق کی رِعایت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: «مَنْ قَذَفَ ذِمِّيّاً، حُدَّ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسِيَاطٍ مِنْ نَارٍ»[1] "جس نے کسی ذِمّی پر ناحق تہمت لگائی، بروزِ قیامت اس پر آگ کے کوڑوں سے حد قائم کی جائے گی"۔

حاکم ومحکوم میں عدمِ مُساوات

میرے محترم بھائیو! اسلامی نظامِ حکومت، حاکم ومحکوم، امیر وغریب اور رنگ ونسل کی بنیاد پر، کسی قسم کی تفریق یا عدمِ مُساوات کا ہرگز قائل نہیں، اسلامی نظامِ حکومت کے اعتبار سے خلفائے راشدین رضی اللہ تعالی عنہم کا دَور، وہ مبارک اور درخشاں دَور ہے، جب حاکم ومحکوم کے ما بین منصب واقتدار کی بنیاد پر، کسی قسم کا کوئی تفاوُت نہ تھا، جبکہ حاکمِ وقت کو خلیفۃ المسلمین ہونے کے باوُجود بطورِ تنخواہ ایک عام مزدور جتنی اُجرت ادا کی جاتی، ایک روایت میں ہے کہ مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کے وصالِ ظاہری کے بعد، حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالی عنہ باہمی مُشاورت اور اتفاقِ رائے سے ریاستِ مدینہ کے حکمران چنے گئے، آپ رضی اللہ تعالی عنہ اپنی خلافت کے دوسرے روز ہی کچھ چادریں لے کر (فروخت کرنے کی غرض سے) بازار جا رہے تھے، حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے دریافت کیا، کہ آپ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں؟ فرمایا:

---

(١) "المعجم الكبير" باب، مكحول الشامي عن واثلة، ر: ١٣٥، ٢٢/ ٥٧.

(بغرضِ تجارت) بازار جا رہا ہوں، حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ اب آپ مسلمانوں کے امیر ہیں! یہ سن کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: (اگر میں یہ کام چھوڑ دُوں) تو پھر میرے اہل وعِیال کہاں سے کھائیں گے؟ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: آپ واپس چلیے، اب آپ کے اِخراجات حضرت ابو عبَیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ طے کریں گے۔ پھر یہ دونوں حضرات سیّدنا ابو عبَیدہ بن جرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے، تو انہوں نے فرمایا: «أفرِضُ لك قُوتَ رجلٍ من المهاجرينَ، ليس بأفضلِهم ولا أوكَسِهم، وكسوةَ الشِتاءِ والصَيفِ، إذا أخلقتَ شيئاً رددتَه وأخذتَ غيرَه» "میں آپ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے اَہل وعِیال کے لیے) ایک اَوسط درجے کے مہاجر کی خوراک کا اندازہ کرکے روزینہ، اور موسمِ سرما وگرما کا لباس مقرّر کرتا ہوں، اس طور پر کہ جب وہ لباس قابلِ استعمال نہ رہے، تو واپس دے کر دوسرا لے لیا کریں!"۔ چنانچہ حضرت ابوعبَیدہ بن جرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیّدنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے آدھی بکری کا گوشت، لباس اور روٹی مقرّر کر دی[1]۔

خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم حاکم ومحکوم کے ما بین عدمِ مُساوات کے کس قدر قائل تھے، اس کا اندازہ اس بات سے خوب لگایا جاسکتا ہے، کہ حضرت سیّدنا عامر بن

---

(١) "تاريخ الخلفاء" الخلفاء الراشدون، صـ٦٣ ملتقطاً.

ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: «خرج عمرُ حاجّاً من المدينة إلى مكّةَ إلى أن رجعَ، فما ضربَ فسطاطاً ولا خباءً، إلّا كان يُلقي الكساءَ والنطعَ على الشجرةِ، ويستظلّ تحتَها»[1] "سیّدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عازمِ حج ہوکر، مدینۂ طیّبہ سے مکّہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوئے، آمد ورفت میں آپ کے لیے کوئی سائبان یا خیمہ نہیں لگایا گیا، جہاں قیام فرماتے، آرام کے وقت اپنے کپڑے وغیرہ کسی درخت پر ڈال کر خود ہی سایہ کر لیا کرتے"۔

برادرانِ اسلام! ان واقعات میں ہمارے حکمران طبقے کے لیے بڑی نصیحتیں ہیں، انہیں چاہیے کہ وہ سادگی اپنائیں، پروٹوکول (Protocol) کے نام پر اپنے اور عوام کے بیچ امتیازی خلیج ہرگز حائل نہ ہونے دیں، دینِ اسلام کے درسِ مُساوات کو یاد رکھیں، شاہ خرچی سے پرہیز کریں، سہولیات اور تنخواہ ایک اوسط درجہ کے ملازم کے برابر لیں؛ تاکہ انہیں معلوم ہو کہ ان کی عوام کس حال میں جی رہی ہے، اور انہیں کیا مشکلات دَرپیش ہیں!۔

اسلامی نظامِ حکومت کے فوائد وثمرات

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! اسلامی نظامِ حکومت کا قیام عمل میں لانے کے متعدّد فوائد وثمرات ہیں، اس نظام کی بدَولت اَحکامِ شریعت کے نفاذ کی

(١) "الرياض النضرة" الفصل ٩، الجزء ٢، صـ٣٦٨.

توفیق میسّر آتی ہے، عدل وانصاف اور اسلامی حدود و تعزیرات کے ذریعے امنِ عامّہ قائم کرنے میں آسانی رہتی ہے، اُخوت و مُساوات پر مبنی ایک صالح مُعاشرہ تشکیل دیا جاسکتا ہے، لوگوں کی جان، مال، عزّت وآبرو کی حفاظت کو یقینی بنایا جاسکتا ہے، بیت المال کے ذریعے زکات، فطرہ اور دیگر صدَقاتِ واجبہ جمع کرکے، بیوہ ومَساکین کی مالی مدد کی جاسکتی ہے، یتیم ولاوارث بچوں کی کفالت کا اہتمام کیا جاسکتا ہے، غریب اور مفلوک الحال لوگوں کی پریشانیوں کا مداوا کیا جاسکتا ہے، جہاد کے ذریعے فُتوحات حاصل کرکے اسلامی سلطنت کا دائرہ وسیع کیا جاسکتا ہے۔

نیز ایک منظّم قوم بن کر یہود و نصاریٰ کی اسلام مخالف سازشوں کا مُقابلہ کیا جاسکتا ہے، توہینِ رسالت اور گستاخانہ خاکوں کی اشاعت جیسے شر انگیز اقدامات سے انہیں باز رکھا جاسکتا ہے، شراب نوشی، بدکاری، سود خوری، قمار بازی (جوا)، چوری چکاری، رشوت ستانی، ظلم وستم اور فحاشی و عُریانیت جیسی مُعاشرتی وغیر اَخلاقی برائیوں کا سدِّباب کیا جاسکتا ہے، حاکم ومحکوم، اور امیر وغریب کے مابین خلیج اور احساسِ کمتری کو ختم کرکے، طبقاتی فرق کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے، اسلامی نظامِ حکومت کی بدَولت لبرل اِزم (Liberalism)، سیکولرِازم (Secularism)، سوشلزم (Socialism)، اور اِشتراکیت (Collaboration) جیسی یورپی اِلحادی سازشوں، اَفکار اور پالیسیوں سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے، دعوت وتبلیغ اور وعظ ونصیحت کی مجالس کا اہتمام کرکے، عوامی سطح پر تزکیۂ نفس اور بے راہ رَوِی وبدعملی کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے، اُخوّت ومحبت، شفقت وہمدردی اور قربانی واِیثار کے جذبات پیدا کیے جاسکتے ہیں۔

الغرض اسلامی نظامِ حکومت کے قیام میں خیر ہی خیر اور لامتناہی فوائد وثمرات ہیں، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ایسے لوگوں کو اپنا حکمران منتخب کریں، جن میں سیّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زُہد و تقویٰ اور حق و صداقت، سیّدنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عدل وانصاف، سیّدنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سخاوت، اور سیّدنا مولا علی مرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جیسی جرأت وبہادری کی جھلک نظر آئے۔

دعا

اے اللہ! ہمیں اسلامی نظامِ حکومت قائم کرنے کی توفیق عطا فرما، تیرے دین کی بالادستی قائم کرنے والے مخلص اور دیندار حکمران عطا فرما، ہمارے ملک سمیت دنیا بھر میں عدل وانصاف کا بول بالا فرما، ظلم وستم کا خاتمہ فرما، اُخوّت ومُساوات سے کام لینے کا جذبہ عنایت فرما، ظالم اور بے دین حکمرانوں سے نجات عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتّحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام

فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتّحاد واتّفاق اور محبت والفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما!، آمین یا رب العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيِّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.